جذباتِ مذاق

از نتائج طبع وقاد

کلیم طور معانی، خضر منازل شیوا بیانی، چمن آرای حدیقۂ فصاحت، ناخدای زورق بلاغت

عالیجناب شوکت مآب جان بہادر مولوی شیخ احمد حسین صاحب مذاق بدایونی

ادام اللہ اقبالھم وضاعف اجلالھم

باہتمام محمد رحمت اللہ رعد

در مطبع نامی کانپور حلیۂ طبع در پوشید

سنہ ۱۹۰۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اوّل ہے نور تیرا آخر ظہور تیرا
جلوہ قدیم سے ہے نزدیک دور تیرا

اے احمد مکرّم تو فخر انس و جان ہے
قرآن مین مدح خوان ہی رب غفور تیرا

خالق کے بعد تجکو سب پر ہوئی بزرگی
تھا عقل کل سے پہلے بدو شعور تیرا

کیونکر نہ دو جہانمین تیری ہی روشنی ہو
نور بسیط حق سے پیدا ہے نور تیرا

کون و مکان کی خلقت ہے تیری ہی بدولت
وجہ ظہور کل ہے شاہا ظہور تیرا

کیون ہو **مذاق** عاصی خوف گنہ سے مضطر
ہاتھون مین ہوگا دامن روز نشور تیرا

ایکہ تر است زیب سر طرۂ افتخار ہا
تاج شفاعت بسر بہر گناہگار ہا

ذاتِ تو ہادیِ سبل فخر و مطاعِ عقلِ کل — صدرِ محافلِ رسل افسرِ تاجدارہا
از پئے نیک نا شدہ خاکِ درت دوا شدہ — مرہمِ زخمہا شدہ بہرِ جگر فگارہا
آنکہ بدرگہت رسید مشکلِ مرادِ خویش دید — غازۂ مدّعا کشید روے امیدوارہا

باش مذاق مستمند ہیچ نباشدت گزند
شد ز حمایتش بلند گردنِ شرمسارہا

زہی رسولِ محترم زہی نبیِ باصفا — زہی شہنشہِ امم زہی حبیبِ کبریا
بقربِ حق مقامِ تو شفاعت ست کامِ تو — محمدؐ ست نامِ تو خطابِ تست مصطفیٰ
خدای تو معین تو کہ دین او ست دین تو — شریعتِ مبین تو چراغِ بزمِ اہتدا
چو آسمان زمین تو چو خلد شہ نشین تو — چو عقلِ کل امینِ تو رفیقِ تو چو مرتضیٰ

مذاق چون بخواند این بمدحِ بادشاہِ دین
فلک بگفت آفرین ملک بگفت مرحبا

نفسِ نبی علی ولی حجّتِ خدا — سیّد۔ شریف۔ حیدرِ کرار۔ مرتضیٰ
فاروق۔ امیرِ نحل۔ زکی بیضۃ البلد — صدیق۔ بوتراب۔ یداللہ۔ ایلیا
مقبول۔ برگزیدہ۔ امین پیشوای خلق — شاہِ نجف۔ امیرِ عرب۔ شیرِ کبریا
آبِ حیات۔ چشمۂ احسان سحابِ جود — ساقیِ حوض۔ بحرِ کرم۔ قلزمِ سخا

دانای راز۔ واقفِ علمِ خفی جلی
آئینۂ رسول نما۔ شرحِ انّما

رنگِ بہار گلشنِ دُنیا و آخرت
بوی گل حدیقۂ ایمان و اتقا

دُلدُل سوار۔ قاتلِ کفّارِ بدشعار
مشکل کشا۔ وصی نبی۔ تاجِ اصفیا

نورِ نجوم چرخ ولایت۔ فروغ دین
مہرِ مبینِ برجِ امامت مہِ ہُدا

کشتی نوح۔ ہادی قوم۔ آیۂ اللہ
ہارون جناب۔ مقصدِ اثبات لافتا

ہے ذات تیری بابِ علوم رسول پاک
تو ہے قسیم نار و جنان شک نہین ذرا

تو ہے شفیعِ اُمّتِ عاصی بحکم رب
مولای مومنین ہے تری ذات باصفا

مومن ترا محب ہے منافق ترا عدو
طوبیٰ لمن احبک بالصدق و الصفا

کافی ہے تیری مدح کو اللہ کا کلام
حجّت ہے تیرے فضل پہ قرآن مین ہل اتیٰ

کیونکر نہ تیرے لطف کا اُمیدوار ہون
تو شاہ کام بخش ہے تیرا ہون مین گدا

حاجت روا ہو تیری دُعا سے مذاق کی
صدقہ محمدؐ و حسنینؑ و بتولؑ کا

ساقی نے کیا ہی جامِ محبت پلا دیا
اپنے سوا زمانے کو دل سے بھلا دیا

کیا ذکر جان کا یہان قالب بھی وہ نہین
پردہ دوئی کا عشق نے دل سے اُٹھا دیا

دستِ خیالِ یار کو پھر سوجھین شوخیان
پھر آج اُسنے دل کو مرے گدگدا دیا

پھر دل مین ہی تصورِ حسن و جمال یار
پھر اسنے آکے خانۂ ویران بسا دیا

قیمت نہ لونگا دل کی کسیطرح مین حضور
یہ درد دل بہت ہے مجھے آپکا دیا

مین نے دکھاکے شیخ کی تصویر اکدن
اُس شوخ کو ہنساتے ہنساتے لٹا دیا

کیا شکر بے نیاز ادا ہو سکے مذاق
خالق نے مجکو میری طلب سے سوا دیا

دُنیا مین دوستی کا عجب کارخانہ تھا
بعدِ فنا کھلا کہ کوئی آشنا نہ تھا

اے مرغ روح کس چمنستان کی ہے تلاش
کس نخل آرزو پہ ترا آشیانہ تھا

گلزار مین تھے گل ہمہ تن گوش کسلیے
کیا لب پہ عندلیب کے تیرا فسانہ تھا

کیونکر مراقبے مین تجھے مین نہ دیکھتا
آنکھین تھین بند دل پہ تو پردہ پڑا نہ تھا

جسپر پڑی نگاہ وہ بیہوش ہوگیا
داروے بیخودی تھی ترا دیکھنا نہ تھا

آنکھین ہوئین جو بند تو سب کچھ نظر پڑا
جبتک کھلی ہوئی تھین ذرا سوجھتا نہ تھا

پایا جو یار کو تو ہوئی بیخودی سے مجھے
اُسکا ملا سُراغ تو میرا پتا نہ تھا

بعدِ وصال راز یہ مجھ پر کھلا مذاق
معشوق میرا میرے سوا دوسرا نہ تھا

اعتبار اِس دل نادان کا بھلا کیا ٹھہرا
کبھی میرا کبھی اے جان تمہارا ٹھہرا

تپش دل نے اُسے کھینچ بلایا شبِ وصل
درد بیمارِ محبت کا مسیحا ٹھہرا

ایک دل تھا جو کیا نذر پھر اب مانگتے ہو
دل نہ ٹھہرا کوئی قارون کا خزانا ٹھہرا

حشر کا ذکر سنا سُنکے کہا جھوٹ ہے سب
واہ کیا یہ بھی ترا وعدۂ فردا ٹھہرا

مثل سیّارہ پھرا دشت و بیابان مذاق
ایک ساعت نہ ترا عاشقِ شیدا ٹھہرا

نظرِ شیخ و برہمن مین ہے جلوا اُنکا
کعبہ گھر اُنکا ہے مسکن ہے کلیسا اُنکا

عزم اُنکا ہے کہ ہو عام کسی دن دربار
فتنۂ حشر اُٹھائے گا ارادا اُنکا

اُنکو پہچان کے بیہوش ہوے تھے موسیٰ
عاشقون سے بھی چھپا ہے کہین لہجا اُنکا

جانتا ہے کوئی لیلےٰ کوئی شیرین اُنکو
اے دلِ زار قیامت کا ہے پردا اُنکا

کلکِ قدرت سے کھچی خوب ہی تصویرِ جمال
اب تو بس ایک ہی نقشہ ہے ہمارا اُنکا

کبھی بیساختہ آتا ہے زبان پر جو مذاق
اپنی قسمت کا گلا ہے نہین شکوا اُنکا

یادِ گیسو نے اگر آشفتہ و برہم کیا
ہمنے فوراً پڑھکے والیل اپنے دلپر دم کیا

صورتِ مطلوب رہتی ہی ہمیشہ جلوہ گر
عشق نے دل کو مرے ہم صنف جامِ جم کیا

پوچھنا کیا کیجیے تیغِ ستم کا وار آپ
لیجیے ہمنے سرِ تسلیم اپنا خم کیا

ہوتے ہوتے ہوگئین فکرین عجز زائد اے مذاق
رفتہ رفتہ ہمنے اپنی شاعری کو کم کیا

نظر ملتے ہی عقدہ کھلگیا مضمون وحدت کا
جمال یار گویا آئینہ تھا میری صورت کا

خنک ہوتی ہین تمکو دیکھکر عشاق کی آنکھین
اثر اُلٹا ہے مہر رُوے روشن کی تمازت کا

مذاق ناتوان کو بے ہنر بے علم کہتے ہین
یہ مانا ہمنے لیکن ہے عجب بانکی طبیعت کا

لُنڈھائینگے اب خم کے خم میکدے مین
گھٹا دیکھکر دل بڑھا میکشون کا

غریب ایک ململ کا نازک دوپٹہ
سنبھالے گا کیا زور دو سرکشون کا

مذاق اُسکو جنّت مین حورین ملین گی
جو دُنیا مین دلدادہ ہے مہوشون کا

چمن مین آج وہ کون ایسا نونہال آیا
غزل سرا ہوئی بلبل گلون کو حال آیا

بس ایک بات بنانی تو آئی واعظ کو
ہنر ہی آیا نہ اُسکو کوئی کمال آیا

دلِ شکستہ کی کیا خاک قدر ہو اُسکو
نظر سے گر گیا جب آئنے مین بال آیا

خزانہ دفن ہے شاید بہارِ ہستی کا
کہ دانہ زیر زمین جو گیا نہال آیا

نہ آہِ سرد کا باعث مذاق سے پوچھو

ہے دل ہی تو نہین معلوم کیا خیال آیا

ہر تیر ترا تیرِ نظر ہو نہین سکتا
اور مجھ سا کوئی سینہ سپر ہو نہین سکتا

جانین نہ تجھے اہل دل ایسا نہین ممکن
دیکھین نہ تجھے اہل نظر ہو نہین سکتا

آنسو نکل آتے ہی ہین آنکھون سے مذاق آہ
کرتے ہین بہت ضبط مگر ہو نہین سکتا

عاشق کو شبِ ہجر قضا نے بھی نہ پوچھا
اُس بُت نے نہ پوچھا تو خدا نے بھی نہ پوچھا

اے خنجرِ ابرو یہ ستم یہ کج ادائی
تو نے مجھے دشمن کے بہانے بھی نہ پوچھا

سوکھی ہی رہین خارِ بیابان کی زبانین
پیاسون کو کسی آبلہ پا نے بھی نہ پوچھا

دیدۂ دل سے تشخص کا جُدا ہو جانا
بات کہنے کی نہین کیا سے ہو کیا ہو جانا

رنج کرتے ہین عبث موت پہ اہلِ دُنیا
کیا بُری بات ہے قیدی کا رہا ہو جانا

یہ تلون نہین اک طرزِ ادا ہے اُنکی
دم مین خوش ہونا گھڑی بھر مین خفا ہو جانا

واعظو نیتِ صافی سے پیو یان بھی شراب
کچھ تو عادی رہو جنّت مین جو چاہو جانا

کسطرح عرض کرون حال دل زار اپنا
بات کا مُنہ سے نکلنا ہے گلا ہو جانا

موت آتی ہے اُنھین جنہین نہین جذبۂ عشق
عاشقون کی ہے قضا محوِ ادا ہو جانا

باتین آسان ہین آسان نہین باتونکی نباہ
وعدہ مشکل نہین مشکل ہے وفا ہو جانا

راز فطرت کو سمجھتے ہی نہین ہین نادان
ورنہ سو جان سے چاہین وہ فنا ہو جانا

ازلیت ہی دلیلِ ابدیت ہے **مذاق**
خلق ہونے ہی سے ثابت ہے فنا ہو جانا

کے رسد دستم سرِ بامِ ثنای بوتراب
از فلک بالاست قصرِ رتبہای بوتراب

خوشترست از شاہِ شاہان خادمِ شیرِ خدا
بہتر است از قیصر و خاقان گدای بوتراب

غازۂ روی عقیدت گردِ راہِ مرتضےٰ
سرمۂ چشمِ ارادت خاکپای بوتراب

عینِ عشقِ حق بود عشقِ جنابِ مصطفےٰ
عینِ حُبِّ مصطفےٰ باشد ولای بوتراب

چون نہ گشتی بار ور نخلِ ولایت ای **مذاق**
شد بآغوشِ نبی نشو و نمای بوتراب

دیکھ لی ہین ہمنے واعظ کی کراماتین بہت
سچ یہ ہے اُنکو بنانی آتی ہین باتین بہت

مین جو رویا ہنسکے وہ بیدادگر کہنے لگا
جائیے دیکھی ہین ہمنے ایسی برساتین بہت

ہاتھ مین تسبیح دل مین حورِ جنت کا خیال
اسطرح کی شیخ جی کو یاد ہین گھاتین بہت

مرا مطلع جو چمکا نیرِ اوجِ بیان ہوکر
زمین شعر نے دکھلائی رفعت آسمان ہوکر

نشان تیرا ہر اک شے سے عیاں ہے بے نشان ہوکر
تری قدرت کا طوطی بولتا ہے بے زبان ہوکر

نہ چھوڑا قافلے کا ساتھ مینے ناتوان ہوکر
پہونچتا ہی رہا منزل پہ گردِ کاروان ہوکر

ہوا کاہیدہ جسمِ زار ایسا ناتوان ہوکر
کہ اب کھلنے لگی خود لاغری بارِ گران ہوکر

چھپی رہتی ہے خوشبو جسطرح گلہاے گلشن مین
نہان ہو تم اِسی صورت سے میرے دلمین جان ہوکر

نہ ثابت کر سکے گردش زمین کی قول فیصل سے
ریاضی والے چکّر مین پڑے ہین آسمان ہوکر

کیا رازِ محبت آشکارا آہ بن بنکر
بڑا دھوکا دیا دردِ جگر نے رازدان ہوکر

وجودِ آسمان اور اُسکے فتنے سب خیالی ہین
تری حدِّ نظر ہی فتنہ گر ہے آسمان ہوکر

خدا محفوظ رکھے منزلِ ہجران کی آفت سے
تری فرقت کا ہفتہ طے ہوا ہے ہفت خوان ہوکر

تصوّر صاف ہو تو شان حق بُت مین نظر آئے
سُنائی دی صدا ناقوس کی بانگِ اذان ہوکر

مذاق اِس چُلبُلے دل سے ذرا ہشیار ہی رہنا
نکلنا تم اگر بھولے سے بھی کوئے بُتان ہوکر

زہی شانِ علی و پایۂ کُرسیِ ایوانش
کہ از نامش ہویدا گشت قدرِ رفعتِ شانش

چہ انسان است آن فخرِ ملائک کز برای او
کند جبریل و میکائیل را خالق نگہبانش

بظاہر گرچہ دو ہستند قالب لیک در باطن
محمدؐ ہست جانِ مرتضا و مرتضیٰ جانش

اگر خواہی رسیدن بر کنارِ چشمۂ کوثر
دلا در پنجۂ امید محکم گیر دامانش

مذاق اکنون ہمین باید کہ تو شام و سحر گوئی
سلام حق تعالےٰ بروی و بر آل و یارانش

سرائے عالمِ فانی ہے آہ جائے فراق
بلند رہتی ہے ہر سمت سے صدائے فراق

پسا ہی کرتے ہین دل ہجر دوستانین مذاق
پھرا ہی کرتی ہے دن رات آسیائے فراق

باغِ عالم مین فرح بخش ہوائین آئین
فصلِ گل آئی عنادل کی صدائین آئین

رنگ آیا گل گلشن مین پر یزاد و نمین حسن
شوخیان آئین حسینون مین ادائین آئین

روح آئی تنِ خاکی مین و لونمین اُلفت
نور آنکھون مین کواکب مین ضیائین آئین

ہر عرض کے لیے جوہر کی ضرورت آئی
ہر مرض کے لیے صحت کی دوائین آئین

باعثِ آمدِ ہر شے ہے محمد کا ظہور
جنکی قرآن مین کثرت سے ثنائین آئین

حق نے بھیجا اُنھین دُنیا مین ہدایت کیلیے
تا کہ مخلوق کو قدرت کے سکھائین آئین

آئے غلمان شبِ میلاد قدمبوسی کو
حورین فردوس سے لینے کو بلائین آئین

پھیلی خوشبوئے گلِ طوبیٰ کی زمانے بھر مین
نغمۂ بلبل سدرہ کی صدائین آئین

کھل گئے غنچۂ توحید خدائے واحد
تر و تازہ چمنِ دین کی ہوائین آئین

شورِ تکبیر سے ہر دشت و جبل گونج اُٹھے
اور ہر گھر سے اذانونکی صدائین آئین

جل گئین کھیتیان رندونکی وہ پانی برسا　　بڑھگئین مے کی دُکانین وہ گھٹائین آئین

نعت مین شعر پڑھے آپنے جستو مذاق
مرحبا کی لبِ رضوان سے صدائین آئین

نبی خورشیدِ تابان ہین علی ماہِ منور ہین　　وہ سُلطانِ نبوت ہین امامت کے یہ افسر ہین
نبیِ با صفا ہین شہر الہاماتِ ربانی　　برادر اُنکے حیدر اُس مبارک شہر کے در ہین
فضیلت مصطفیٰ کی ہی علی کی فضل حجت　　جو وہ موسیٰ سے افضل ہین تو یہ ہارونسے بہتر ہین

جب کبھی ضد کی ٹھان لیتی ہین　　دل کا کیا ذکر جان لیتے ہین
گھر بنانے کو ہے زمین درکار　　مول وہ آسمان لیتے ہین
آیئے لیجے تا کجا انکار　　بات عاشق کی مان لیتے ہین
کرنہ صیاد بلبلون کو اسیر　　کیا ترا بے زبان لیتے ہین

مجمع غیر مین بُلا کے مذاق
وہ مرا امتحان لیتے ہین

مے کو واعظ طہور کہتے ہین　　کچھ گھٹا ہے سُرور کہتے ہین
ہے فرشتون کی بول چال نئی　　میرے نالون کو صور کہتے ہین

ہم جو کہتے ہین جھوٹ ہی بالکل
سچ ہے جو کچھ حضور کہتے ہین

وعظ ناصح کا مین سُنون توبہ
جسکو سب بے شعور کہتے ہین

رند کہتے ہین اُس حسین کو پری
پارسا اُسکو حور کہتے ہین

وصل ہے واقعی مزے کی چیز
مان لیجے حضور کہتے ہین

بخشدے اے خدا مذاق کے جرم
تجھکو ربِّ غفور کہتے ہین

جس ادا سے یہ بُت سنورتے ہین
بخدا ہم قرار کرتے ہین

کبھی جاتے نہین صنم خانے
شیخصاحب بُتون سے ڈرتے ہین

جان دیتے ہین مال وزر پہ دنی
شرفا آبرو پہ مرتے ہین

موت عشاق کو نہین آتی
زندہ رہنے کو تم پہ مرتے ہین

ق

شیخ کی اور ہماری حالت مین
فرق کب ہوشمند کرتے ہین

ہم اگر ہین پری رخون پہ فدا
حورون پر شیخ جی بھی مرتے ہین

شاعرون کی نہ پوچھیے لائف
روز جیتے ہین روز مرتے ہین

زندگی ہی سے موت آتی ہے
لوگ کیون زندگی پہ مرتے ہین

دیکھتے ہین جو واعظون کو مذاق

دُور ہی سے سلام کرتے ہین

تیرِ ستم ہین دل کے لیے جتنے پند ہین
واعظ نہ چھیڑ ہمکو کہ ہم دردمند ہین

مطلق نشان لہو کا نہین جسمِ زار مین
ہان خون دل کی آنکھ مین قطرات چند ہین

سینے پہ تیرے جسنے نظر کی وہ بول اُٹھا
دو بحر نورِ حسن کے کوزونمین بند ہین

اشکونکو میرے دیکھکے کہنے لگا وہ شوخ
ہمکو یہ جھوٹے موتی بھلا کب پسند ہین

تعریف تیری کیون نہ کرین اے مذاق
حق بین ہین حق شناس ہین اور حق پسند ہین

تیرے ہی جلوؤنکا ہر انداز سے دیوانہ ہون
باغ مین ہون عندلیب و بزم مین پروانہ ہون

میکدے کو چھوڑکر مین جاؤن مسجد کیطرف
حضرتِ واعظ کی باتونمین کہین آیا نہ ہون

صوفی صافی ہون جب بیٹھون درونِ خانقاہ
رند بادہ کش ہون جب مین داخلِ میخانہ ہون

چاہتا ہون مین کہ دردِ دل کو آب آرام ہو
دلکی خواہش ہی کہ بس تڑپا کرون اچھا نہ ہون

گلشنِ وحدت مین مین ہی رنگِ گل ہون اے مذاق
مین ہی بلبل کی زبان پر نالۂ مستانہ ہون

واعظ عبث ہی بحث تری مے کی باب مین
پیری مین یہ حرام ہے جائز شباب مین

ہے محتسب کی بات بھلا کس حساب مین
اُسکا تو خود شمار ہے شئ عجاب مین

طالب ترے ہی رضا کے ہون کیون اضطراب مین
اُنکو نہین تمیز عذاب و ثواب مین

آمادۂ سواریِ اسپ فنا ہین سب
اک پاؤن ہے زمین پہ اک ہے رکاب مین

ہر شخص کو دکھاتی ہے جلوے فریب کے
دُنیا ہے اک عجوزِ طلسمی نقاب مین

ہے چاندنی مین جلوۂ عارض کی روشنی
یا نورِ آفتاب شبِ ماہتاب مین

بیوجہ کی نہین ہے نمازِ سحر قضا
آئی تھی حُور حضرتِ زاہد کے خواب مین

مجکو یہ دُھن کہ لکھتا رہون خط یہ خط اُنھین
اُنکو یہ ضد کہ حرف نہ لکھین جواب مین

کون و مکان مین نور ہے کسکے ظہور کا
کِسکی تجلیان ہین شہود و حجاب مین

نادیدہ لوگ ہو گئے دلدادۂ جمال
شوخی ہے کِس ستم کی تمہاری حجاب مین

سمجھون **مذاق** خاک کو اپنے مین کیمیا
مدفن اگر ہو نا حیہ بو تراب مین

رزم کی بزم مین حیدر سا کوئی میر نہین
ذوالفقار ایسی جہان مین کوئی شمشیر نہین

شام والونکی محبت مین ہے تاریک وہ دل
جس مین نورِ سحرِ اُلفتِ شبیر نہین

ہے ادا تیری ستمگر نہین کچھ تیرا قصور
ہے خطاوار مرا دل مری تقصیر نہین

رات کا خواب سُنا سُنکے بہت شرمائے
اور فرمایا کہ اِس خواب کی تعبیر نہین

تیری خوشبو نہین کِس پھول مین کِس غنچے مین
ماہ مین مہر مین کِس مین تری تنویر نہین

جسطرح شکل نہین اسکی کہ حادث ہو قدیم
راز فطرت کے سمجھنے کی بھی تدبیر نہین

دونون ہین لازم وملزوم مگر قسمت سے
حسن کی قدر تو ہے عشق کی توقیر نہین

خانقاہون مین نہین چشم بصیرت والے
شاہد معنی کی تجانون مین تصویر نہین

بعض ملا جو کسی مسئلے مین ہارتے ہین
کہتے ہین اسپہ تو اجماع جماہیر نہین

ہو عطا مجکو زمین تھوڑی نجف مین جو مذاق
اس سے بہتر کوئی دارین مین جاگیر نہین

جناب واعظ کی جسقدر یہ تمام جادو بیانیان ہین
خرد کے نزدیک فی الحقیقت فضول قصہ کہانیان ہین

صفات ہی سے ہوا ہی حاصل بشر کو عرفان ذات اُسکا
صفات کو غیر ذات کہنا حقیقۃً بدگمانیان ہین

تمام عالم کو اپنے جلوے دکھایے یون تو بے تامل
کرے جو دیدار کی تمنا اُسی سے بس لن ترانیان ہین

مذاق جنگل کا رہنے والا غریب کیا جانے شعر کہنا
کلام سن لیتے ہین جو اُسکا یہ آپکی مہربانیان ہین

چھائی گھٹا ستم کی تمہارے کہان نہین
وہ کونسی زمین ہے جہان آسمان نہین

آنکھونسے تم نہان ہو پہ دلسے نہان نہین
ظاہر مین تم کہین نہین لیکن کہان نہین

پیری مین دانت گر گئے لطفِ زبان نہین
یوسف کو کیا فروغ ہو جب کاروان نہین

باتون سے دل جلاتے ہو فریاد بھی سنو
آتش زبان ہو تم تو کوئی بے زبان نہین

للّٰلہ میری بات کا کچھ تو جواب دو
کچھ تو کہو زبانسے مری جان۔ ہان نہین

کیا قدر ہو **مذاق** تمہارے کلام کی
آتش نہین ہین غالبِ آتش بیان نہین

دل ہو مگر جو عشق بتان سے حزین نہو
ایسا ہے جیسے شکل ہو لیکن حسین نہو

کہتا ہی عشق حسن سے مین بے قصور ہون
آئے نہ دل کسی کا جو کوئی حسین نہو

رہتا ہے تمکو جسکا تصور جنابِ شیخ
مین جسپہ مبتلا ہون وہی نازنین نہو

پہلو مین دل نہو یہ ہی جوشِ جنونِ عشق
دیوانہ پن ہے جیب نہو آستین نہو

وعدہ کرو تو اسکو وفا بھی کرو **مذاق**
لازم ہے منہ سے نکلے جو ہان پھر نہین نہو

نکلے نہ منہ سے آہ جو سوزِ نہان نہو
جب آگ ہی لگی ہو تو کیونکر دھوان نہو

اے ضبطِ رازِ عشق کسی پر عیان نہو
ہو دل مین لاکھ درد لبون پر فغان نہو

کیسے وہ کان جو نہ لگے ہون تری طرف
کیا وہ زبان جسپہ تری داستان نہو

تیری شرابِ عشق ہو اور تو ہو سامنے — صہبای خلد وصحبتِ حورِ جنان نہو

کچھ سوزِ دل نہ شمع سے پروانے کہہ سکے — عاشق مزاج ہوکے کوئی بے زبان نہو

عالم ہو اور خالقِ عالم نہ ہو یہ خوب — ہو باغ اور اُسکا کوئی باغبان نہو

ہے شاعرونکا ذوقِ طبیعت عجب **مذاق**
مرتے ہین اُسپہ جسکے میان ودہان نہو

مارا کسی نے تیر تبسم حیا کے ساتھ — آئی قضا کسی کی کسی کی ادا کے ساتھ

واعظ بتون کا عشق ہے عہدِ شباب تک — پیری مین لَو لگائینگے ہم بھی خدا کے ساتھ

دُنیا مین اعتبار کرین کیا کسی کا ہم — لوگونکے رُخ بدلتے ہین ابتو ہوا کے ساتھ

موت آگئی تو جاتی رہی غفلت ای **مذاق**
ہستی کے رازِ کھُل گئے رازِ فنا کے ساتھ

بیجنبش ہے آہ وہ ابرو کمان اپنی جگہ — زخمیِ تیرِ نظر ہے نیمجان اپنی جگہ

بزم جانا نین جو کرتا ہون قدم رکھنے کا قصد — رُعب کا دربان پکار اُٹھتا ہی ہان اپنی جگہ

ابرو و مژگان کا تیری ایک عالم ہی شکار — اُسپہ یہ طرّہ کہ ہین تیر و کمان اپنی جگہ

قطب کا درجہ ملا ہے ضعف کی سرکار سے — چھوڑ سکتا ہی نہین یہ ناتوان اپنی جگہ

کثرتِ افکار سے گو ہو نہ گنجائش **مذاق**

دل مین کرلیتی ہے یادِ دوستان اپنی جگہہ

جو وید ہاے خدا ہین کیسکے وا ہوتے
نظر مین اُسکی یہ بُت کیا بتاؤن کیا ہوتے

اگر نہ کرتے عبادت طمع مین حورونکی
جنابِ شیخ بھی اک مردِ باخدا ہوتے

ہی حسن و عشق کی دولت سے شانِ بلبل و گلُ
نہ قدر ہوتی جو بے برگ و بینوا ہوتے

مذاق جوشِ نہوتا اگر جدائی کا
تو شیخ جی کی طرح ہم بھی پارسا ہوتے

آشنا شاہدِ معنی سے جو فطرت ہوگی
اپنی دوری سبب قربِ حقیقت ہوگی

جب تشخص سے بری چشمِ بصیرت ہوگی
ذرّے ذرّے سے عیان مہر کی صورت ہوگی

اُسنے دیدار کی ساعت جو مقرر کی ہے
میری دانست مین بے شُبہ قیامت ہوگی

حضرتِ واعظ اگر تھوڑی سی پی لینگے شراب
فائدہ ایک طرف وعظ کی قوت ہوگی

ناصحا رہنے دے سرگشتہ و آوارہ مجھے
بس یہی بات کہ ہوگی مجھے ذلّت ہوگی

ابھی سُننے دے ہمین نغمۂ دلکش واعظ
وعظ سُن لینگے کسی روز جو فرصت ہوگی

چیز اچھی ہے عبادت بھی مگر رندون کو
آپکی عفو مین کچھ اور ہی لذّت ہوگی

داستانِ بلبلِ شیدا کی نہین سُنتے ہین
وہ سمجھتے ہین کہ میری ہی حکایت ہوگی

دُور ہو جائیگی افسردگیِ طبعِ مذاق

فضلِ معبود سے جب آمدِ عشرت ہوگی

زمانہ کہہ رہا ہے روز و شب ہر ایک عاقل سے — کہ جو کرنا ہو کر لے وقت ہاتھ آتا ہے مشکل سے

غیورِ انصاف والے دوستی کے سچے مستغنی — جو ملتے بھی ہین ایسے لوگ تو ملتے ہین مشکل سے

یہ روشن ہے اتدن دائم وہ شب بھر ہفتہ دو ہفتہ — ترے چہرے کی ہے تشبیہ ناقص ماہِ کامل سے

اثر جذبِ محبّت کا دلِ معشوق مین ہونا — بہت اچھی طرح ثابت ہی سوزِ شمعِ محفل سے

زبان سے چاہنے کو اہلِ ظاہر دوستی سمجھین — رہِ عشق و وفا مین دوستی مخصوص ہے دل سے

جو تم کہتے ہو بالکل ٹھیک ہے اے حضرتِ ناصح — مگر میری خطا بھی کچھ نہین مجبور ہون دل سے

تمہین پھر قدر ہو معلوم کچھ کچھ عشق و اُلفت کی — جو دم بھر کیلیے دلکو بدل لو تم مرے دل سے

مرے دلکی تڑپ اب اُنکو بھی بیچین کرتی ہے — بہت سچ ہی جو کہتے ہین کہ دلکو راہ ہو دل سے

تری اُلفت بنائیگی گلون کو بلبل شیدا — مشابہ ہو رہی ہی ہر کلی عشاق کے دل سے

بڑا ہی پُر دغا نکلا بہت ہی بیوفا نکلا — بُتو نکا آشنا نکلا خدا سمجھے مرے دل سے

تمہارے حسن کا جلوہ کوئی دیکھے مرے دل مین — تمہارے عشق کی لذّت کوئی پوچھے مرے دل سے

حیاتِ جاودان ملجاتی ہو اُنکے شہیدونکو — شہادت لے لے جو چاہے زبانِ تیغِ قاتل سے

مذاقِ خوش بیان ہے بلبلِ باغِ سخنگوئی
سُنی یہ بات مینے آج گلشن مین عنادل سے

غمِ دوری نے ستا رکھا ہے — مجھے دیوانہ بنا رکھا ہے

یہ تو مانا کہ کلیسا ہین بُت — اور مسجد ہی مین کیا رکھا ہے

دلمین ہے آنکھ سے کرتا ہو حجاب — اِسکا نام اُسنے حیا رکھا ہے

شیفتہ اسمِ علی کا ہون مذاق
نام کیا نامِ خدا رکھا ہے

دلمین رُعبِ حُسن بھی ہو اور شوق دید بھی — بیم کا بھی سامنا ہے اور ہے امید بھی

اوّلاً تو وعظ ہی واعظ کا بے ڈھنگا سا ہو — اُسپہ حضرت ماننے کی کرتے ہین تاکید بھی

آئینے مین عکس رُخ دیکھا تو فرمانے لگے — شرک بھی بیجا نہین ہو ٹھیک ہے توحید بھی

دین و دُنیا کا نہین رکھتی ہو انسانکو مذاق
کیا بلا ہے کیسی آفت ہے نری تقلید بھی

جب قدم دشت مین مجھ آبلہ پا کے اُٹھے — دو قدم بھی نہ قدم بادِ صبا کے اُٹھے

آکے بیٹھے جو سرِ گور تو اِترا دئے — رہگیا تھا جو نشان وہ بھی مٹا کے اُٹھے

پہلے انکار تھا چلتے ہوئے اقرار کیا — مردہ کر کے مجھے بیٹھے تھے جلا کے اُٹھے

چاہیے کوئی تو مونس شبِ تنہائی مین — دردِ دل سے جو اُٹھے غم کو بٹھا کے اُٹھے

واہ رے گرمیِ بازارِ حسینانِ جہان — جس جگہ بیٹھ گئے بھیڑ لگا کے اُٹھے

کرم حق سے ملے گوہر مقصود مذاق
اُسکے آگے جو کبھی ہاتھ دُعا کے اُٹھے

ستمگر تجھے دلّگی سوجھتی ہے
کہ رونے پہ میرے ہنسی سوجھتی ہے
دکھاتا ہے نیرنگ دیر و حرم مین
جگت آشنا کو نئی سوجھتی ہے
نظر نیکو نکی رہتی ہے نیکیو نپر
بدون کو ہمیشہ بدی سوجھتی ہے
کیا مست صہبائے وحدت نے جنکو
اُنھین پھر بھلا کب دوئی سوجھتی ہے
مئے عشق پینے کے مانع ہین زاہد
ہمیشہ اُنھین بے تکی سوجھتی ہے
شراب محبت کا اک جام پی لو
تو پھر دیکھو کیا شیخ جی سوجھتی ہے

مرا دل دکھاتے ہین ذکر عدو سے
مذاق اُنکو جب دلّگی سوجھتی ہے

عاشق کو ترے جوش جنون پھر جو ہے کل سے
دل سینۂ سوزان مین نہین چین ہے کل سے
واعظ جنھین سب کہتے ہین آخاہ یہی ہین
مجکو تو یہ حضرت نظر آتے ہین زٹل سے
بھولے سے مرے گھر مین کھڑے تک نہین ہوتے
غیرون کے یہان روز ہوا کرتے ہین جلسے

دارین کی بہبود زبانی نہین ہوتی
ہوتا ہے مذاق اسکا اثر طرز عمل سے

دیدہاے دلکو حاصل جب سے بینائی ہوئی ۔ میری طبع شوخ اپنی آپ شیدائی ہوئی

اُنکو مجھسے بے تکلف دیکھکر روز وصال ۔ ایک گوشے مین حیا بیٹھی ہی شرمائی ہوئی

اعتبارات مجازی کے جو پردے اُٹھگئے ۔ بزم عالم میرے حق مین کنج تنہائی ہوئی

اللہ اللہ راز ہستی کا بھی کیا میدان ہے ۔ پھر رہی ہین ساری عقلین جسمین چکرائی ہوئی

یا الٰہی اسقدر ضد دلکے لینے پر تمہین ۔ مفت کی گویا کوئی شے ہے پڑی پائی ہوئی

اپنی آنکھون کا اثر اے فتنۂ دوران نپوچھ ۔ آفتین جتنی ہین یہ سب کسکی ہین ڈھائی ہوئی

ضبط کرتا ہے تبسم کو وہ رشک گل مرا ۔ یا پلٹ جاتی ہے غنچون تک صبا آئی ہوئی

واعظ وناصح کی باتون مین نہ آیا اے مذاق
عمر بھر مین ایک ہی یہ مجھسے دانائی ہوئی

صاف جسدم چشم باطن کی نظر ہو جائیگی ۔ صورت مطلوب دلمین جلوہ گر ہو جائیگی

وصل کا پھل تخم الفت بوکے پائینگے ضرور ۔ شاخ نخل عشق کیونکر بے ثمر ہو جائیگی

کون میرا ساتھ دیگا تیرے رعب حسن سے ۔ رُخ ترا ہوگا جدھر دُنیا اُدھر ہو جائیگی

نامہ و پیغام کا کیا کام حسن و عشق مین ۔ میری تمکو تمکو میری خود خبر ہو جائیگی

قصد خنجر باندھنے کا اِسنے اکت ہے عبث ۔ ہان مگر اتنا تو ہے ثابت کمر ہو جائیگی

سُنتے ہین حورین پلائینگی مے گلگون کا جام ۔ عیش سے رندونکی جنت مین بسر ہو جائیگی

آپ تیغِ قہر سے ڈرتے ہین کیون اتنا مذاق
رحمتِ حق آپکے حق مین سپر ہو جائیگی

غرورِ دولت پہ کر نہ منعم جو تجکو ہوشِ مآل بھی ہے
کہ اس جہان مین کمال جسکو ہی اُسکو آخر زوال بھی ہے
ہین اُسمین سب وصف دلبری کے جمال بھی ہی جلال بھی ہی
بچائے دل اپنا کوئی کیونکر کسی بشر کی مجال بھی ہے

مذاق دیکھو ذرا سنبھل کر قدم کو رکھنا رہِ طلب مین
زمانہ رفتار جو سکھاتا ہی اسمین کچھ اُسکی چال بھی ہے

زہے نصیب و خوشا بخت و حبذا تقدیر
کہ ہست امتِ شاہِ رسل مذاقِ حقیر
شہی کہ تابع فرمان او زمین و زمان
شہی کہ جملہ شہان پیش وی گدا و فقیر
شہی کہ اسم شریفش محمدؐ عربی ست
شہی کہ شد لقبِ پاک او بشیر و نذیر
شہی کہ نعمتِ جنت بدوستان بخشد
بدشمنان خود ش در دہد عذابِ سعیر
شہی کہ خلق بشد بہر او تمام جہان
شہی کہ خلق نشد بہر او عدیل و نظیر
شہی کہ روزِ جزا تشنہ را کند سیراب
شہی کہ ساقی کوثر شود بحکم قدیر
چہ ساقی کہ بدورِ اخیر کرد عطا
برای نشۂ ایمان شراب خُمِ غدیر

زہی شراب کہ دارد خواص آب حیات | برای ہر مرض و درد جسم بود اکسیر

مدام مست بماند مذاق زان مے ناب
طفیل حضرتِ زہرا و شبر و شبیر

تخمیس

السّلام ای جانشینِ خسرو دُنیا و دین | السّلام ای رونقِ اورنگ ختم المرسلین
السّلام ای نفس پیغمبر امیر المومنین | السّلام ای سایہ ات خورشید رب العالمین

آسمانِ عزّ و تمکین آفتابِ داد و دین

ای کہ خدّامِ حریمت پاک از حرص ہوس | ہست ہر موجِ نسیمِ فیضِ تو عیسی نفس
مستغیثان را بحکمِ حق توئی فریاد رس | ای بغیر از مصطفےٰ نا بودہ ہمتای تو کس

بستہ بر مہرِ تو ایزد مہر حور العین و بس

ایکہ از خالق نوید فتح خیبر یافتہ | ذوالفقار و دلدل و انگشت و افسر یافتہ
از پیمبر رتبۂ ساقی کوثر یافتہ | ای سپہرِ عظمت از فرِّ تو زیور یافتہ

آفتاب از سایۂ چترِ تو افسر یافتہ

شاہِ مردان مہر چرخِ دودمانِ مصطفےٰ | شیر یزدان قوتِ روح و روان مصطفےٰ

ذات پاکت بیگمان نام ونشانِ مصطفیٰ — ای معظم کعبۂ اصل از دہانِ مصطفیٰ

قبلۂ دُنیا ودین جانُ جہان مصطفیٰ

عین امرِ حق رضایت یا امیرَ المومنین — جای احمد گشت جایت یا امیر المومنین

جان دو عالم فدایت یا امیرَ المومنین — ای ستوده مر خدایت یا امیر المومنین

خوانده نفسِ مصطفایت یا امیرَ المومنین

این مذاق ناتوان چون از غلامانِ شماست — با ادب امیدوارِ فضل و احسانِ شماست

حاجتِ عالم رواکردن شہا شانِ شماست — آنکه فرمانِ قضا موقوف فرمانِ شماست

دورِ دورانِ فلک دوری ز دورانِ شماست

روضۂ پاکِ تو بر روی زمین دار السّلام — میشود انوار حق نازل بر ان ہر صبح وشام

واقعی ہست انچه گفته کاشیِ فرخنده نام — تا نجف شد آفتابِ دین و دولت را مقام

خاک او دارد شرف بر زمزم بیت الحرام

قطعہ تاریخ وفات جناب منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم لکھنوی

دماغ و قلب سے کیونکر مٹے خیال امیر
کہ شاعرون مین نہین کوئی بھی مثال امیر

جہان مین نام ہنرمند زندہ رہتا ہے
امیر اُٹھ گئے ہے شہرۂ کمال امیر

غریب ہو گیا اردو زبان کا سرمایہ
ملا جو خاک مین گنجینۂ جمال امیر

مذاق سانحہ گذرا جو ملک مین ایسا
تو قوم کو ہوئی حسرت سے فکر سال امیر

لکھا نصیب نے اُردو کا سر قلم کرکے
ہوا دکن مین صد افسوس انتقال امیر

سنہ ۱۳۱۸ھ

قطعہ تاریخ دیوان جناب راجہ رامپال سنگھ صاحب بہادر تعلقدار رامپور کلاکانکر

[illegible] چہ انشا کرد دیوان سخن
میتوان گفت این چنین تصنیف را جان سخن

بہر سال طبع او ہاتف ندا کرد ای مذاق
ہست این دیوان حسن شمع ایوان سخن

سنہ ۱۹۰۴ء

ایضاً

عجیب شان کمال دارد جملہ اشعار راجہ صاحب
بہار حسن است در معانی اگر بالفاظ رنگ عشق ست

مذاق در مصرعے بگفتم و سال تاریخ طبع دیوان
شبیہ حسن است طرز راجہ کلام راجہ خدنگ عشق ست

سنہ ۱۹۰۴ء — سنہ ۱۳۲۱ھ